سوال

(253) ورثاء بھتیجیاں بن سکتی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شریف مرحومہ جوچلنے پھرنے سے مجبوراورہاتھ پیرکی معذورتھیں۔ حتی کہ رفع حاجت بھی کہ نشستہ مقام پرہواکرتی تھی۔ان کی خدمت تابہ قید حیات ان کی بھتیجیاں کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ نان ونفقہ بھی ان کے بھتیجیوں کے ذریعہ ہی سے ہواکرتا تھا۔ بدیں سبب وہ زندگی میں ہمیشہ اپنے بھائیوں سے کہا کرتی تھیں کہ میرا حصہ بھتیجیوں کے نام رجسٹرڈکردوایسانہ ہوکہ میری وفات کے بعد تم میری ان خدمت گذار بھتیجیوں سے میرے ترکہ سے حصہ مانگ بیٹھو۔

بالآخران کے قول پران کے تمام برادر متفق ہوکر سرکاری کاغذ پر لکھوادیاکہ ہم اپنی معذوربہن کے ترکہ سے کچھ نہ لیں گے،اس سے دست بردار ہوکراپنے دستخط بھی سرکاری کاغذ پر کردیئے۔

سوال یہ ہے کہ اب اس دست برداری وغیرہ کے بعدان کے بھائیوں اوردوسرے بھتیجوں کو شریفہ بے کے ترکہ سے کچھ پہنچتا ہے یا نہیں؟

نوٹ: شریفہ جہاں رہتی تھیں وہ بہن اوربھائیوں کا مشترکہ مکان تھا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرکوئی شخص دق یاسل وغیرہ جیسی بیماری میں مبتلاہواورایک سال گذرنے سے پہلے مرگیایااس بیماری میں موت کاخوف ہوایعنی: روزبروزبیماری ترقی کرتی رہی اوراسی بیماری میں وفات پاگیاتویہ مرض الموت ہے۔ اگراس نے ایسی بیماری میں کسی کواپنی کوئی چیز "ہبہ" کی ہے۔ تویہ ہبہ صرف ایک ثلث میں جاری ہوگاکیوں کہ ایسی حالت کاہبہ وصیت کے حکم میں ہوتا ہے (وہبة مقعد ومفلوج واشل ومسلول من کل مالہ ان طالت مدة سنتہ ولم یخف موتہ منہ وان لم تطل وخیف موتہ فمن ثلثہ کذافی تنویرالابصاروغیرہ من المتون)

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ شریفہ بی بظاہراپناپوراحصہ اپنی بھتیجیوں کو"ہبہ" کردیناچاہتی تھیں،لیکن چوں کہ ان کوخطرہ تھاکہ ان کے بھائی ان کی موت کے بعدان کے اس ہبہ کوتوڑ کراپنی بہن کے ترکہ سے اپناشرعی حصہ لے لیں گے،اس لئے انہوں نے اپنے بھائیوں سے اپنی زندگی میں بھتیجیوں کے حق میں دست برداری لکھوانی چاہی اورلکھوالی۔

صورت مسئولہ میں اگرشریفہ بی نشست وبرخاست نقل وحرکت سے معذورہرکرایک سال گذرنے سے پہلے مرگئیں، یاان کی یہ بیماری روزبروزبڑھتی ہی گئی تویہ مرض الموت تھاجس میں ان کواپنے مملوکہ حصہ میں سے صرف ایک ثلث کے اندرتصرف (ہبہ) کرنے کاحق تھااوراسی حالت میں بھائیوں سے دست برداری وغیرہ لکھوانے کامعاملہ وقوع میں آیا۔ تو

شریفہ بی کی طرف سے ان کی بھتیجیوں کے حق میں ایک ثلث کا ہبہ یعنی : وصیت صحیح ہوگئی۔ پس ان کے انتقال کے بعد ان کے ترکہ میں سے ایک ثلث کی مالک صرف ان کی یہ بھتیجیاں ہوں گی، باقی ان کے ترکہ کا دوثلث ان کے وارثین (بھائیوں) کا حق ہے۔ جس میں وہ تصرف کرنے کی حق دار اور مجاز نہیں تھیں، لیکن ان کے بھائیوں کا اپنے حق دوثلث سے بھتیجیوں کے حق مین دست بردار ہونا "شرعا" ہبہ نہیں ہوا۔ کیوں کہ "ہبہ" کے لئے ضروری ہے کہ وہ شی، واہب کی ملکیت میں : اور جب تک شریفہ بی بقید حیات رہیں یہ بھائی اس دوثلث کے مالک نہیں تھے۔ پس شریفہ بی کی زندگی میں ان کا اس دوثلث سے دست بردار ہونا شرعا ہبہ نہیں تھا البتہ ایک وعدہ تھا جس کو وہ شریفہ بی کی خواہش کے مطابق پورا کردیں تو بہت اچھا ہے۔ لیکن اگر وہ شریفہ بی کے ترکہ سے اپنا حصہ شرعی دوثلث لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں، یہ ان کا حق شرعی ہے۔ بھائی کے ہوتے ہوئے بھتیجے شرعا محروم ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الفرائض والهبة

صفحہ نمبر 464

محدث فتویٰ